إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — الله اكبر — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۶ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۹

دنیا میں علوم وفنون کا دروازہ اسلام نے کھولا ہے

(۲)

گزشتہ مضمون میں علمی تحقیقاتوں کے متعلق اسلام سے قبل مختلف اقوام و ملل کے طریق عمل پر قدرے روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے تاکید کے ساتھ انسان کو اس طرف متوجہ کیا۔ تحصیل علوم پر انتہائی زور دیا۔ اور اسے نہایت قیمتی چیز بتا کر انسانی دماغ میں اس کے حصول کی خواہش پیدا کی چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیرا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طلب علم کو ہر مسلم مرد و عورت کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ حصول علم میں جو سیاہی خرچ کی جاتی ہے۔ وہ شہید کے خون سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ جانتے ہیں۔ کہ اسلام میں شہید کا رتبہ کیا ہے۔ وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلام نے حصول علم پر کس قدر زور دیا ہے۔

اپنی مذہبی تعلیم کے زیر اثر مسلمانوں نے اس طرف خاص توجہ کی۔ یہ اسی کا کرشمہ ہے۔ کہ آج یورپ میں سائنس و تہذیب کا چرچا ہے۔ ورنہ تاریخی طور پر اس بات کو پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔ کہ اسلام کے ظہور سے قبل اپنی چھ صد سالہ زندگی میں عیسائی یورپ نے کسی علم وفن یا سائنس کی کسی شق یا تہذیب و تمدن میں کوئی ترقی کی ہو۔

سپین میں مسلمانوں کے داخلہ کے ساتھ ہی یورپ میں علوم وفنون کی ابتداء ہوئی۔ انہوں نے وہاں کئی یونیورسٹیاں قائم کر دیں جس میں ہر مذہب وملت اور ہر خیال کے لوگ بلا استثنا داخل ہو کر کسب علم کرتے تھے۔ ان درسگاہوں کے اخراجات خزانہ شاہی سے ادا ہوتے تھے۔ اس وجہ سے سپین یورپ کے لئے ایک علمی مرکز بن گیا۔ اور دور دراز سے لوگ آنے لگے یورپ میں موجودہ دور تمدن کے مشہور پیشرو مثلاً راجر۔ بیکن وغیرہ قرطبہ کی یونیورسٹی کے ہی فارغ التحصیل تھے۔ حتیٰ کہ فرانس کے زبردست شہنشاہ Charlemagne نے بھی اپنے لڑکے کو مسلم اساتذہ سے علم سیکھنے کے لئے سپین میں بھیجا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ یورپ میں اگر کہیں اور اس کا انتظام ہو سکتا۔ اور اس سے بہتر نہیں۔ بلکہ اس جیسا بھی ہو سکتا۔ تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا۔

مسلمانوں نے سپین میں علوم کی جو بنیاد رکھی۔ وہ تمام شعبوں پر حاوی تھی۔ اور کوئی ایسا فن نہ تھا۔ جس کی طرف ان کی توجہ نہ مبذول ہوئی ہو۔ طب۔ کیمسٹری۔ جیوگرافی۔ نیچرل ہسٹری فن تعمیر۔ اسٹرانومی۔ ریاضی۔ اقلیدس یہ سب چیزیں تھیں۔ جن کے تمام پہلوؤں کی مکمل تعلیم اور ریسرچ کے لئے وہاں انتظامات تھے۔ طبقات الارض کے ماہرین موجود تھے۔ فلکی تغیرات کے رونما ہونے اور اجرام فلکی کی نقل وحرکت کی نگرانی کے لئے آبزرویٹریز بنی ہوئی تھیں۔

اور ان باتوں سے گو ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان ناواقف ہیں۔ لیکن یورپ کے مصنفین کو ان حقائق سے انکار نہیں اور انہوں نے مختلف جگہوں پر ان کو تسلیم کیا ہے چنانچہ مشہور مصنف Stanley Lane Pool اپنی کتاب The Moors in Spain میں لکھتا ہے:-

"جس طرح قرطبہ کے محلات اور باغات خوبصورت۔ اور قابل تعریف تھے علمی ترقی کے نوعیوں کے انتظامات اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔ جس طرح مادیت کی ترقی کے مکمل انتظامات تھے۔ اسی طرح روحانی اور ذہنی ترقی کے بھی۔"

اسی طرح ایک اور مصنف Gustav Diercks اپنی کتاب Europe's debt to Islam میں لکھتا ہے:- "اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسلام کے سائنٹیفک انکشافات کے لئے یورپ کی گردن اس کے احسان کے نیچے ہے دراصل یہ اسلام ہی تھا جس نے ایسے سائنس دان پیدا کئے۔ جو نیوٹن کیپلر اور بیکن ایسے مشہور سائنسدانوں کو پیدا کرنے کا موجب ہوئے۔ اگر مسلمان یورپ میں بہو نچکر کاغذ۔ بارود۔ ملاحوں کے لئے قطب نما۔ اور دوسرے آلات ترقی ایجاد نہ کرتے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ سائنس اور تہذیب کے میدان میں یورپ کی حالت آج بھی ویسی ہی نہ ہوتی۔ جیسی آج سے چودہ سو سال قبل تھی۔"

Dr: Campbell برطانیہ کے مشہور سائنس دان نے اپنی کتاب Arabian medicine میں لکھا ہے:-

"جب یورپ جہل و بے علمی کی عمیق گہرائیوں میں غرق تھا۔ بغداد اور قرطبہ کے اسلامی حکمرانوں کی توجہ کے باعث اسلامی ممالک میں تہذیب و تمدن اپنے عروج پر تھا۔ اور جس وقت یورپ کے بیرن اور لیڈیز تک اپنا نام لکھنا بھی نہ جانتے تھے۔ ہر مسلمان لڑکی اور لڑکا بخوبی لکھ پڑھ سکتا تھا۔"

Kansas یونیورسٹی کے پروفیسر فرینک بلیک مور نے ایک کتاب ہسٹری آف ہیومن سوسائٹی لکھی ہے۔ جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"مسلمان جو جگہ بھی فتح کرتے۔ اس میں سب سے اول وہ مسجد تعمیر کرتے جس میں اللہ کی عبادت اور رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم کی جاتی تھی۔ مسجد کے ساتھ ایک سکول کا ہونا بھی اشد ضروری تھا۔ جس میں لوگوں کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا۔ اس ابتدائی نقطہ سے شروع کر کے انہوں نے سائنس لٹریچر آرٹ کے مطالعہ کے لئے وسیع انتظامات کئے۔ اور علوم و فنون جہاں کہیں بھی مل سکے۔ ان کے خزانے جمع کر دیئے۔ اور اس طرح انسانی علوم میں انہوں نے بے حد ترقی کی۔ سکول قائم کئے عظیم الشان یونیورسٹیاں بنائیں۔ لائبریریاں تعمیر کیں۔ جو بعد ازاں علوم و فنون کے لئے مستقل بنیادیں ثابت ہوئیں۔"

جس طرح سپین میں عربوں کی فتوحات کے ساتھ یورپ میں علوم و فنون کے دروازے کھل جانے کا تمام یورپین مصنفین کو اقرار ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کہ سپین میں اسلامی حکومت کے زوال کے ساتھ یورپ میں علمی ترقی کو سخت نقصان پہونچا۔ اور مصنفین کو اس کا بھی اقرار ہے۔ چنانچہ فرانس کا ایک مشہور مصنف اناطول فرانس اپنی کتاب La vie en fleur میں لکھتا ہے۔ کہ

"تاریخ میں سب سے زیادہ اندوہناک واقعہ Poitiers کی لڑائی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اہل عرب کی سائنس آرٹ اور تہذیب ان کے دشمنوں کی وحشت و بربریت کا شکار ہو گئی۔"

ایک طرف مسلمانوں کے آباؤ اجداد کی اس قدر علمی ترقیات کا اعتراف ان کے دشمنوں اور مخالفوں کی زبان سے دیکھا جائے۔ اور دوسری طرف دور حاضرہ کے مسلمانوں کی حالت پر نظر کی جائے۔ جو تمام متمدن قوموں میں سے بلحاظ تعلیم پسماندہ ہیں۔ تو دل بے تاب ہو جاتا ہے اور اپنے اس قومی تنزل کو دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ مگر خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمانوں میں زندگی اُولوالعزمی از سر نو پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرما دیا۔ اور آپ کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوتے ہی تمام دنیا کو سر کرنے کا غیر معمولی جوش اور ولولہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے امید ہے۔ کہ یہ توقعات ایک نہ ایک دن ضروری پوری ہو کر رہیں گی۔

ایک تبلیغی دورہ کے متعلق اعلان

جمعدار چودہری نعمت اللہ خان صاحب و جناب چودہری حسین بخش صاحب نمبردار سارچور ضلع گورداسپور کے مندرجہ ذیل دیہات کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ ان جماعتوں کے احمدی احباب ان سے پوری طرح تعاون فرماتے ہوئے ان کی خدمات سے فائدہ حاصل کریں۔ سارچور۔ کھیے۔ پیروشاہ۔ سوکالہ۔ ماڑی بنوال۔ بجگل۔ قادیان علیوال چندو منج۔ عمروالا۔ بددوال۔ مہروال وغیرہ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان

آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں سید محمد ثناء اللہ صاحب نظامی کو جماعت احمدیہ لوہیاں ضلع جالندہر کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

مدینۃ المسیح

قادیان ۴؍ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف اور کچھ حرارت کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور درد شکم کے باعث ناساز ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بدستور بخار سردرد اور درد شکم کے باعث تکلیف ہے۔ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کو بھی متلی بخار اور ضعف کی شکائت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب انچارج نور ہسپتال چند روز کے لئے معہ اہل و عیال پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں۔

چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد ہنگری و پولینڈ آج اپنے وطن کھاریاں چلے گئے ہیں۔

حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم جالندہری کی اکلوتی لڑکی آج بعمر ۵ ماہ وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس حکیم عطا محمد صاحب گوپیدھ پور ضلع سیالکوٹ کی لڑکی اہلیہ اکبر علی صاحب لاہور کل وفات پاگئیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ایک ہندو صاحب کے مخلصانہ جذبات

۳؍ اگست کارکنان و طلباء تحریک جدید نے اپنے دو مجاہد بھائیوں ایاز و نیاز کے اعزاز میں جو دعوت چائے دی۔ اور جس میں بعض ہندو صاحبان کو بھی مدعو کیا۔ اس میں جناب گور پرشاد صاحب شاد کلانوری نے اپنی حسب ذیل نظم سنائی۔

کیوں نہ رفتار میں ہو آج بھلا نخرہ و ناز
جبکہ گھر ہی سے چلے طالب دیدار نیاز

تھا شنید جو کبھی آج ہے دید اے شاد
در محمود پہ پایا بخدا ہم نے ایاز

ہو مقدر سے کبھی مرشد کامل کا کرم
کام کا کام کرے یہ دل فتنہ پرداز

تم نے تبلیغ کو سونپی ہے جو یہ طبع بلیغ
یہ دعا ہے کہ پھلو پھولو رہے عمر دراز

کبھی ہوتا ہے یونہی حرکت مضراب سے کام
وہی ہوتا ہے موثر جو بجے سو نہ سے ساز

سچ ہے چھوڑی ہے خودی جس نے خدا دیکھا ہے
آپ گم ہو کے ہی پائیگا کوئی مخفی راز

صفر نے ایک کو دس کر کے دکھایا جبکہ
نفی ہستی سے بھلا کیونکہ نہ سمجھوں ممتاز

تیر کی طرح جو نہی کھلتی ہے جا پڑتی ہے
ٹوپی پہنے ہوئے رہتی ہے جو چشم شہباز

الغرض چاہیئے انساں کو ہلکا ہو جاوے
پر فرشتوں کے بھی پھر اکی کترے پرواز

حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ کشفی ہے

(۲)

کشفی اور غیر کشفی واقعات کی پیوستگی

حضرت میر صاحب نے "قصہ خضر" کو ظاہری واقعہ ثابت کرنے کے لئے پانچ دلیلیں پیش کی ہیں۔ پہلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ قصہ دیگر ظاہری واقعات کے ساتھ بالکل پیوستہ بیان ہوا ہے۔ مثلاً اصحاب کہف، ذوالقرنین۔ آدم اور یاجوج و ماجوج کے حالات کے ضمن میں اسے ذکر کیا گیا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ "قصہ خضر و موسیٰ" بھی دوسرے قصص کی طرح ایک ظاہری قصہ ہے۔ نہ کشفی واقعہ۔ گویا بنیاد استدلال وہ پیوستگی ہے۔ جو اس قصہ کو دوسرے ظاہری واقعات کے ساتھ حاصل ہے۔ بنا بریں اگر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ قرآن کریم میں دیگر کئی مقامات ایسے ہیں۔ جہاں مختلف قصص باہم پیوستہ بیان ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی ان سب کی نوعیت یکساں نہیں۔ بلکہ بعض ظاہری واقعات ہیں۔ بعض کشوف اور بعض سبق آموز تمثیلات۔ تو بنیاد دلیل قائم نہیں رہ سکے گی۔ اس تنقیح کے بعد ذیل کی آیات مع مختصر تشریح قابل توجہ ہیں:۔

۱۔ اقتربت الساعة وانشق القمر۔ وان یروا اٰیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر (القمر) انشقاق قمر کے متعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں بشدت اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان کشف ہے۔ اور جن لوگوں نے اسے ظاہری واقعہ قرار دے کر عجیب و غریب تفصیلات بیان کی ہیں۔ انہیں غلطی خوردہ یقین کیا گیا ہے۔ غرض یہ ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ چاند پھٹنے کا واقعہ ظاہری واقعہ نہیں بلکہ کشفی ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ ذکر آیات ما بعد کے ساتھ جو کہ ظاہری واقعات پر مشتمل ہیں۔ بالکل پیوستہ ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ اشارۃً یا کنایۃً کسی رنگ میں بھی یہ نہیں کہا گیا۔ کہ انشقاق قمر کا معجزہ ایک کشف تھا۔ لیکن پھر بھی ہمارا مذہب مختلف دلائل و براہین کی رُو سے یہی ہے۔ کہ یہ واقعہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان کشف تھا۔ معلوم ہوا کہ ایک بیان کو صرف اس لئے ظاہری واقعہ تسلیم کر لینا۔ کہ اسے بعض دیگر ظاہری واقعات کے ساتھ پیوستگی حاصل ہے۔ درست نہیں:۔

۲۔ واضرب لھم مثلاً رجلین جعلنا لاحدھما جنتین من اعناب وحففنٰھما بنخل وجعلنا بینھما زرعا (الکھف) ان آیات میں جن دو آدمیوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ان کے متعلق بھی ہمارا یہی خیال ہے۔ کہ ظاہری طور پر ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے درس میں یہی فرمایا ہے۔ کہ یہ ایک مثال ہے۔ نہ کہ ظاہری واقعہ۔ حالانکہ یہ مثال ایسے بیانات سے پیوستہ ہے۔ کہ ان کے متعلق ہمیں پورا پورا یقین۔ اور ایمان ہے۔ کہ وہ جس رنگ میں بیان ہوئے۔ اسی رنگ میں پائے گئے ہیں یا پائے جائیں گے۔ اور وہ نقشہ یقیناً واقعات کا نقشہ ہے۔ تاہم جیسا کہ بیان ہوا۔ ان دونوں آدمیوں کا ذکر ایک سبق آموز تمثیل ہے نہ ظاہری واقعہ نہیں:۔

شاید کوئی صاحب کہہ دیں۔ کہ اس مقام پر ان دونوں شخصوں کا ذکر اس لئے ایک تمثیل سمجھا جاتا ہے کہ یہاں "واضرب لھم مثلاً رجلین" فرمایا ہے۔ جس کے معنی ہیں "ان کے لئے دو مردوں کی مثال بیان کر" ورنہ اگر "مثال" کا لفظ موجود نہ ہوتا۔ تو دوسرے واقعات کے ساتھ پیوستگی کے اعتبار سے اسے ظاہری واقعہ ہی سمجھا جاتا:۔

مگر یہ شبہ درست نہیں۔ کیونکہ اس آیت میں وارد شدہ لفظ "مثال" اس امر کی دلیل نہیں۔ کہ اس کے بعد جو بات بیان ہوئی ہے۔ وہ کوئی حکایت۔ کہانی۔ یا تمثیل ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں ایسی آیات موجود ہیں۔ جو اسی رنگ میں بیان ہوئی ہیں۔ اور ان میں لفظ "مثال" بھی موجود ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں کسی تمثیل یا حکایت کا ذکر نہیں۔ بلکہ ایک امر واقعہ کا بیان ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأة نوح (التحریم) یعنی اللہ تعالےٰ مثال بیان کرتا ہے ان لوگوں کی جو کافر ہوئے۔ نوح علیہ السلام کی بیوی کی ....

ان آیات میں چار عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی آسیہ زوجہ فرعون۔ اور حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام:۔

پہلی دو عورتوں کے ساتھ کفار کو تشبیہ دی گئی ہے۔ اور دوسری دونوں کے ساتھ مومنوں کو مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ لفظ "مثلاً" کا اقتضاء یہ ہرگز نہیں کہ اس کے بعد جو واقعہ بیان کیا جائے وہ ضرور کوئی مثال۔ یا کہانی۔ یا حکایت ہو۔ بلکہ بسا اوقات لفظ "مثال" کے بعد حقیقت الامر کا بیان ہوتا ہے:۔

ہم پھر اصل بحث کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں۔ کہ انشقاق قمر۔ اور دو شخصوں کے متعلق جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ علے الترتیب کشف۔ اور ایک سبق آموز مثال پر مشتمل ہے۔ حالانکہ ان دونوں باتوں کو بعض ایسی اشیاء سے پیوستگی حاصل ہے۔ جو کشف یا مثال کی قبیل سے نہیں۔ بلکہ ظاہری واقعات ہیں۔ لیکن یہ پیوستگی ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ کشوف یا مثالوں کو ظاہری واقعات بنا دے۔ اسی بناء پر حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ اس دلیل کے رُو سے کہ اسے دیگر ظاہری واقعات سے پیوستگی حاصل ہے۔ ظاہری واقعہ نہیں ہو سکتا:۔

"کاش حضرت موسیٰ خاموش رہتے" سے استدلال

حضرت میر صاحب کی دوسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیت موسیٰ سکت فرمایا ہے۔ حالانکہ کشف ماننے کی صورت میں سکوت۔ اور عدم سکوت کا حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خواب یا کشف میں خواب دیکھنے والا۔ یا صاحب کشف بالکل بے بس ہوتا ہے:۔

اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ دلیل خود اس امر پر گواہ ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ کشف تھا۔ نہ ظاہری واقعہ۔ کیونکہ اس حدیث کا مختصر مفہوم یہ ہے:۔

"کاش موسےٰ خاموش رہتے۔ تا ہمیں اور بہت سی باتوں کا علم ہو جاتا"

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر حضرت موسےٰ و حضرت خضر علیہما السلام کا قصہ ایک ظاہری واقعہ تھا۔ تو اس کا سلسلہ ٹوٹ جانا قابل افسوس کیوں ہوتا۔ یا اس قصہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور آپ کی اُمت کو آئندہ زمانے میں پیش آنے والے واقعات سے کیا تعلق ہو سکتا تھا۔ حدیث کے اصل الفاظ صاف بتاتے ہیں۔ کہ یہ قصہ ایک کشف تھا۔ جو آئندہ زمانہ میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا پتہ دیتا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بار بار بولنے سے حضرت خضر نے ناراض ہو کر آپ کو جدا کر دیا اور جو سلسلہ چلا آ رہا تھا۔ اسکا انقطاع ہو گیا۔ تو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افسوس ہوا۔

تفصیل واقعہ

تیسری دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ اس قدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ تمام قرآن میں اور خواب یا کشوف اس تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے

جواباً گزارش ہے۔ کہ یہ دلیل بھی بہت کمزور ہے۔ قرآن کریم کی دو مثالیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔ جو اپنے مفہوم کے لحاظ سے اتنی مفصل اور واضح ہیں۔ کہ کسی قسم کے ابہام کی گنجائش نہیں رہتی۔ علاوہ بریں عزیز مصر کا خواب بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ حضرت عزیز یا حزقیل کا خواب بھی کچھ کم مفصل نہیں۔

الغرض قصہ کی تفصیل اس بات کا ثبوت نہیں ہوسکتی۔ کہ وُہ ظاہری واقعہ ہو۔ اور نہ کسی واقعہ کا اجمال اس بات کا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ وُہ ایک خواب یا کشف ہے۔ مقام غور ہے کہ کیا کسی بات کا مفصل یا مجمل بیان اسے ظاہری واقعہ یا کشف بنا سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔

کشف کو حجت سمجھنا

چوتھی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ آپ سے زیادہ عالم بھی کوئی ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس پر آپ کو یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ظاہری ہونا چاہیئے ورنہ کشف کی صورت میں آپ پر اتمام حجت نہیں ہوسکتا۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ ایک نبی اپنے کشف کو بھی حجت سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ یقیناً سمجھتا ہے۔ پس اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے بذریعہ کشف آپ پر ایک انکشاف فرمایا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام اس پر ایمان لائے تو اس میں کیا قباحت ہے۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ بذریعہ کشف حضرت موسےٰ علیہ السلام پر واضح کیا گیا تھا۔ کہ ایک اور شخص آپ سے زیادہ عالم ہے۔ اور آپ اس کشف پر پورا پورا ایمان لائے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعتراضات

پانچویں دلیل کا خلاصہ اس قدر ہے۔ کہ جس قسم کے واقعات حضرت خضر و موسےٰ علیہ السلام کو پیش آئے یہ انوکھے نہیں۔ بلکہ ایسے حوادث ہر روز ہوتے رہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان تینوں واقعات میں "قتل نفس" کا واقعہ ایسا ہے۔ جو طبائع کو ناگوار گزر سکے۔ مگر کیا یہ واقعہ لیکھرام کے حادثہ سے مشابہ نہیں۔ کہ امر الٰہی سے کوئی اس کو قتل کر گیا اور پھر مارنے والے کا پتہ بھی نہ لگا۔

اس کا جواب میرے مضمون کی پہلی قسط میں آ چکا ہے۔ یہاں صرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا۔ لہٰذا یاد رہے کہ قتل نفس کا واقعہ لیکھرام کے حادثہ سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ سوال قاتل کے ملنے یا نہ ملنے کا نہیں بلکہ ایک معصوم بچہ کی جان لینے کا ہے۔ اور وُہ بھی اس بناء پر کہ وہ بڑا ہو کر بدچلن ہوگا۔ اور ہمارے نزدیک اس قصہ کی اندرونی شہادت کا یہ حصہ اس امر کی زبردست دلیل ہے۔ کہ یہ قصہ کشف ہے نہ کہ ظاہری واقعہ۔

حضرت میر صاحب موصوف کے پیش فرمودہ جملہ دلائل کا جواب دینے کے بعد یہ بیان کر دینا فائدہ مند اور موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ بعض اوقات انسان اپنی افتاد طبیعت کی وجہ سے ایسے امور پر اعتراض کرنے لگتا ہے۔ جو خود اسے پیش آ چکے ہوں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ سوانح حیات پر نظر کر کے یہودی اور عیسائی جن باتوں پر اعتراض کر سکتے تھے۔ ان کے جوابات اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کے کشف کے ذریعہ پہلے سے دے دیئے ہیں بلکہ اسی قسم کے واقعات خود حضرت موسےٰ علیہ السلام کو پیش آ چکے ہیں۔ چنانچہ آپ کا پہلا اعتراض یہ تھا۔ کہ خضر علیہ السلام نے کشتی میں سے ایک تختی کیوں کھینچی۔ ایسا کرنے سے تو کشتی میں بیٹھنے والے غرق ہو جائیں گے۔ حالانکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنی ساری قوم کو بغیر کشتی کے سمندر میں ڈال دیا تھا۔ لیکن چونکہ آپ کا یہ فعل اللہ تعالےٰ کے منشاء اور امر الٰہی سے تھا۔ اس لئے کسی کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ بلکہ صحیح وسلامت سب کے سب دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر فرعون اور اس کا سارا لشکر دیکھتے دیکھتے نہنگ امواج کے مونہہ میں جا پڑا۔

غرض جو اذن الٰہی سے سمندر یا دریا میں کود ے گا وہ بے گزند کنارے پر پہونچ جائے گا۔ اور اگر کوتاہ بین ان کے لیڈر پر کسی قسم کا اعتراض کریں تو یہ ان کی نادانی ہوگی۔ البتہ وُہ شخص جو بغیر اذن الٰہی اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ ضرور تباہ ہوگا۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا دوسرا اعتراض یہ تھا۔ کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو بلا وجہ قتل کر دیا۔ حالانکہ یہ جو کچھ ہوا اذن الٰہی کے ماتحت ہوا اس لئے خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اور کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام کو معلوم نہ تھا کہ انہوں نے ایک مظلوم کی دادرسی کرتے وقت ظالم کو مکا مار کر قتل کر دیا تھا۔ اور کیا اللہ تعالےٰ نے انہیں ہر قسم کی اذیت سے محفوظ نہیں رکھا تھا۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا تیسرا سوال یہ تھا۔ کہ دیوار مرمت کرنے کی مزدوری کیوں نہیں لی گئی۔ لیکن اگر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے سوانح حیات مدنظر رکھے جائیں۔ تو خود قرآن کریم ہی بتا دے گا۔ کہ آپ نے بھی بلا معاوضہ دو لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلا دیا تھا۔

الغرض حضرت موسےٰ علیہ السلام جن جن اعمال کے باعث خضر علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود ان کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو انتباہ فرمایا ہے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام پر کوئی ایسا اعتراض نہ کرنا جو خود تمہارے اپنے مذہب اور بانیٔ مذہب پڑتا ہو۔

"سالک"

کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ بھیجیے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مسلمانان کشمیر کی بہبودی اور ترقی کے لئے کشمیر میں کام کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے کچھ نہ کچھ اخراجات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے کشمیر کا جو کام جاری کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق چندے کے بند کرنے کا اعلان نہیں فرمایا مگر بعض جماعتوں نے کسی غلطی سے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ بھیجنا بند کر دیا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ہر جماعت کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ جماعتوں کو جاری رکھنا چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

طلاق کے متعلق چند فتاویٰ کی تشریح

اسلامی طلاق اور خلع کیا ہیں۔ یہ مقدس معاہدہ نکاح کے ٹوٹ جانے کے دو مختلف طریق ہیں۔ اس معاہدہ نکاح میں خدا تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا الرجال قوامون علی النساء اور بوجہ اس کے خود مختار ہونے کے اس کے اختیارات بھی وسیع ہیں۔ مثلاً مرد جیسا کہ اپنے اختیار سے معاہدہ نکاح باندھ سکتا ہے۔ ایسا ہی عورت کی طرف سے شرائط ٹوٹنے کے وقت طلاق دینے میں بھی مختار ہے۔ مگر عورت اس امر کی مجاز نہیں۔ کہ اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں تو وہ خود بخود نکاح فسخ کر دے۔ بلکہ وہ اس کا حاکم وقت کے ذریعہ سے فیصلہ کرائے۔ جب تک قضاء قاضی نہ ہو۔ اس کو نکاح جدید کا حق حاصل نہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض عورتوں کو اپنے خاوندوں کے خلاف شکایات پیدا ہوئیں۔ اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کا ازالہ کرایا۔ ثابت بن قیسؓ کی بیوی نے اپنا معاملہ حضور انور کی خدمت میں پیش کر کے خلع حاصل کیا۔ (بخاری و ترمذی) اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں مرد کی طرف سے مہر اور تعہد نان و نفقہ اور اسلام اور حسن معاشرت شرط ہے۔ اور عورت کی طرف سے عفت اور پاک دامنی اور نیک چلنی اور فرمانبرداری شرائط ضروریہ میں سے ہے۔ اور جیسا کہ دوسرے تمام معاہدے شرائط کے ٹوٹ جانے سے قابل فسخ ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی یہ معاہدہ بھی شرائط کے ٹوٹنے کے بعد قابل فسخ ہو جاتا ہے۔ صرف یہ فرق ہے۔ کہ اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں۔ تو عورت خود بخود نکاح کے توڑنے کی مجاز نہیں ہے۔ بلکہ حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑ سکتی ہے۔ جیسا کہ ولی کے ذریعہ سے نکاح کرا سکتی ہے۔ اور یہ کمی اختیار اس کی فطرتی شتابکاری اور نقصان عقل کی وجہ سے ہے۔ لیکن مرد جیسا کہ اپنے اختیار سے معاہدہ نکاح کا باندھ سکتا ہے۔ ایسا ہی عورت کی طرف سے شرائط ٹوٹنے کے وقت طلاق دینے میں بھی خود مختار ہے۔ سو یہ قانون فطرتی قانون سے مناسبت اور مطابقت رکھتا ہے۔ گویا کہ اس کی عکسی تصویر ہے کیونکہ فطرتی قانون نے اسباب کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہر ایک معاہدہ شرائط قرار دادہ کے فوت ہونے پر قابل فسخ ہو جاتا ہے۔ اور اگر فریق ثانی فسخ سے مانع ہو۔ تو وہ اس فریق پر ظلم کر رہا ہے جو فقدان شرائط کی وجہ سے فسخ عہد کا حق رکھتا ہے۔ جب ہم سوچیں کہ نکاح کیا چیز ہے۔ تو بجز اس کے اور کوئی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ایک پاک معاہدہ کی شرائط کے نیچے دونوں کا زندگی بسر کرنا ہے۔ اور جو شرائط شکنی کا مرتکب ہو۔ وہ عدالت کی رو سے معاہدہ کے حقوق سے محروم رہنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور اس محرومی کا نام دوسرے لفظوں میں طلاق ہے۔ لہذا طلاق ایسی پوری پوری جدائی ہے جس سے مطلقہ کی حرکات سے شخص طلاق دہندہ پر کوئی بد اثر نہیں پہنچتا۔"

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۲۵-۲۶

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فتویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل فتاویٰ کی تشریح ہو جاتی ہے۔

ا:۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا فتویٰ البدر میں ہے۔ کہ

"جو خاوند اپنی بیوی کو نان و نفقہ نہیں دیتا۔ میرے خیال میں شریعت کی رو سے وہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے"

ب:۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فتویٰ الفضل ۶ رجون ۱۹۳۳ء میں درج ہے۔ کہ

"ہمارے نزدیک شریعت کا فیصلہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے کہ میں تیرے پاس نہ آؤں گا۔ (یعنی میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ بعد اور زبان سے نہ کہے مگر سلوک ایسا کرے تو ایک سال بعد اور مفقود الخبر ہو تو تین سال بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کا حق رکھتی ہے"

مندرجہ بالا دو فتاویٰ سے بعض اصحاب یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اگر خاوند بیوی کو نان و نفقہ نہ دے یا ایلاء کرے یا مفقود الخبر ہو۔ تو عورت خود بخود بغیر قضاء قاضی نکاح فسخ کر کے نکاح جدید کر سکتی ہے۔ حالانکہ یہ امر بالبداہت باطل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو واضح فرما دیا ہے کہ۔ "اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں۔ تو عورت خود بخود نکاح کے توڑنے کی مجاز نہیں۔ بلکہ حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑ سکتی ہے"

حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ مندرجہ بالا دو فتاویٰ کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

ا:۔ تشریح فتویٰ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ:۔

"احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر عورت کو خاوند نان و نفقہ نہ دے تو عورت خاوند سے مطالبہ کرے۔ کہ یا تو وہ اسے نان و نفقہ دے یا پھر طلاق دیدے نیز اگر وہ خاوند اعسار اور تنگدستی کا عذر کرے۔ تو اس کا فیصلہ قضاء یا حاکم کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے جب تک عورت خاوند سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔ اور قضاء میں تنگدستی کا فیصلہ نہ ہو۔ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر قضاء اعسار کا فیصلہ کر دے تو وہ عورت پھر مختار ہے۔ کہ خود بخود نکاح کو فسخ کر دے۔ یا قضاء کے ذریعہ سے فسخ کروائے"

ب:۔ تشریح فتویٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔

"اس فتویٰ کا نفاذ عدالت یا قضاء کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے اور ان تینوں صورتوں میں عورت کو اپنا معاملہ قضاء اور حاکم کے روبرو پیش کرنا ضروری ہے۔ پہلی دو صورتوں میں جب تک عدالت یا قاضی خاوند سے اس کی بیوی کی شکایات کے متعلق پوچھ کر فیصلہ نہ کرے۔ طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت کو نکاح ثانی کا حق حاصل نہیں۔ ہاں خاوند کے مفقود الخبر ہونے کی حالت میں عدالت خاوند سے پوچھے بغیر فیصلہ کر سکتی ہے کیونکہ قاضی اس مفقود الخبر کے حالات دیکھ کر فیصلہ کرے گا۔ اور قضاء کے فیصلہ کے بعد اس صورت میں عورت کو عدت وفات گذارنی ہوگی۔ پھر وہ نکاح جدید کر سکتی ہے۔ نیز اس قضاء کے فیصلہ کے بعد اس مفقود الخبر کا مال ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

محمد سرور مفتی سلسلہ احمدیہ ۳۱ رجولائی ۱۹۳۸ء فتویٰ نمبر ۴۲"

پس اگر کوئی عورت کسی وجہ سے خود بخود نکاح فسخ تصور کرے اور عدالت کے ذریعہ فیصلہ نہ کرائے اور پہلے خاوند کو چھوڑ کر نکاح جدید کر لے۔ تو اس کا یہ نکاح ناجائز اور خلاف شریعت ہوگا۔ ہاں اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے۔ تو عدت گذارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔

احقر شریف احمد جنگوی جامعہ احمدیہ

نبی کیلئے امی ہونا ضروری نہیں

جب انبیاء دنیا کی بہتری و بہبودی کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ تو اس وقت لوگ روحانیت سے خالی ہونے کے باعث اور دوست دشمن میں تمیز نہ کر سکنے کی وجہ سے ان خیرخواہوں اور سچے ہمدردوں کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے اعتراض شروع کر دیتے ہیں بعینہ اسی طرح زمانہ حال کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں نے بھی پہلے مخالفین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طرح طرح کے خود تراشیدہ اعتراض کئے۔ چنانچہ ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ نبی کا ان پڑھ ہونا ضروری ہے۔ تا اس کا کوئی استاد قرار نہ دیا جا سکے۔ اس خود ساختہ دلیل کی گو کئی دفعہ تردید کی جا چکی ہے لیکن آج اس سلسلہ میں بعض اور حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں جن سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مخالفین کے اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں۔ انصاف پسند احباب سے گزارش ہے کہ وہ دیکھیں کس طرح ہر وہ اعتراض جو مرسل زماں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کیا جاتا ہے۔ صداقت سے کوسوں دور ہے۔ یہ حوالجات کتاب یادگار دستگیر یعنی تازہ بامحاورہ اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین تصنیف لطیف امام العارفین حضرت شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں۔ اس کتاب کے صـ۹ پر حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدس کے متعلق تحریر ہے۔

"کون نہیں جانتا کہ تمام دنیا کے اولیاء ستارے ہیں تو آپ ان میں چاند اور اگر وہ سب چاند ہیں تو آپ ان میں سورج بن کر چمکتے ہیں۔ تمام اہل باطن اس پر متفق ہیں کہ آپ کی ولایت ہر ولی پر فوقیت رکھتی ہے اور ہر بزرگ کی بزرگی پر اعلےٰ ہے"

اس عبارت کو اس لئے نقل کیا گیا ہے تا ناظرین کرام کو معلوم ہو۔ کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کس پایہ کے ولی اللہ خدا کے برگزیدہ اور مقرب تھے کہ جن کی تصنیف سے حوالے درج ہیں۔

(۱) کتاب مندکرہ بالا یعنی یادگار دستگیر صفحہ ۱۵۳ پر تحریر ہے۔

"تب حضرت سلیمان نے ہُدہُد کو طلب فرمایا اور ایک فرمان بنام بلقیس لکھا کہ اور اپنے نام کی اس پر مہر ثبت فرمائی اور ہُدہُد کو دے کر فرمایا۔ کہ حکمنامہ اہل سبا کے پاس لے جا اور ان کے نزدیک ڈال دے اور منتظر رہ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں جو وہ جواب دیں اس سے مجھ کو اطلاع کر حضرت سلیمان نے لکھا تھا۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ حکمنامہ سلیمان بن داؤد کی طرف سے ہے۔ مجھ کو خداوند تعالےٰ نے تم سب پر بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ میری اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی کسر شان نہ سمجھو اور میرے پاس حاضر ہو کر حلقہ عبودیت و فرمانبرداری کا اپنے گوش و ہوش میں پہنو اگر تم قوم جنات سے ہو۔ تو بھی ہماری فرمانبرداری و اطاعت اختیار کرو۔ اور اگر جنس بشر سے ہو تو تم پر میرے حکم کی بجاآوری اور فرمانبرداری لازم ہے"

اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھے پڑھے نبی تھے۔

(۲) یادگار دستگیر صفحہ ۱۶۵ پر تحریر ہے۔ عطیہ عوفی نے ابی سعید خدری سے روایت کی کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ان کی مادر مہربان نے مکتب میں بھیجا تاکہ علم سیکھیں مولوی صاحب نے ان سے کہا۔ کہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے استاد سے پوچھا کہ بسم اللہ کیا چیز ہے استاد نے کہا کہ خبر نہیں۔ یعنی معلوم نہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کہا کہ (ب) سے مراد روشنی خداوند تعالےٰ ہے۔ اور حرف (س) سے مراد علو منزلت ذات والاصفات اللہ جلشانہٗ ہے۔ اور حرف (م) سے اشارہ طرف شہنشاہی اس شاہنشاہ قادر مطلق کی ہے" اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مکتب میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔

پس اگر یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے منافی ہے تو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسے جلیل المرتبت نبیوں کو بھی انبیاء کے زمرے سے نعوذ باللہ خارج کرنا پڑے گا۔ جو ہرگز جائز اور درست نہیں۔

خاکسار :- عبد الکریم سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

توبہ کا اعلان اور بیعت کی درخواست

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار آپ سے اور خداوند اللہ جلشانہ سے تہ دل سے معافی کا خواستگار ہوں کہ میں ایک عرصہ تک احمدیت کو قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اور لوگوں کے اکسانے سے احمدیت سے منحرف ہو گیا تھا اور دو سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں خاکسار نے بیعت توڑ کر قدرت ایزدی کے ہاتھوں اپنی غلطی کا خمیازہ اچھی طرح بھگت لیا ہے اور آئندہ تاحیات سبق حاصل کرنے کے لئے یہی کافی ہوگا۔ سو اب میں اپنے دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے نہ کسی کی تبلیغ اور نصیحت سے میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا اور واقعی اللہ تعالےٰ کی طرف سے یقین کرتا ہوں۔ اور آپ کے ہر دعوے پر بصدق دل ایمان لا کر اس بات کا خواہشمند ہوں کہ حضور میرے لئے خداوند تعالےٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ مجھے استقامت بخشے اور خادم دین بنائے اور میری مشکلات کا خاتمہ کرے جو میرے امتحان کا موجب ہوئیں۔ امید ہے کہ حضور اس غلام کا قصور از راہ شفقت معاف فرماتے ہوئے جلد از جلد اطلاع بخشیں گے۔ تا اس دور افتادہ غلام کے دل کی تسکین کا موجب ہو سکے۔

میں چاہتا ہوں کہ یہ اعلان اخبار الفضل میں شائع ہو جائے۔ تا جن لوگوں نے مجھے گمراہ کیا تھا۔ ان کو بھی معلوم ہو جائے۔

خاکسار :- عبد الرحمٰن مستری زیرہ والہ از سیرپور خاص

جمعیۃ العلماء تھرپارکر اور جماعت احمدیہ احمد آباد سندھ کے درمیان

بنی سرروڈ میں مناظرہ

۲۱ و ۲۲ جولائی بمقام بنی سرروڈ اسندھ ضلع تھرپارکر جمعیۃ العلماء تھرپارکر اور جماعت احمدیہ احمد آباد سندھ کے درمیان مناظرہ ہوا۔

پہلا اشتہار جو جمعیۃ العلماء کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس میں احمدیوں۔ وہابیوں شیعوں خاکساروں سب کو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا تھا جو ہم نے منظور کر لیا۔ پہلا مناظرہ ۲۱ جولائی وفات مسیح پر ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی عبدالقادر صاحب اور مترجم مولوی محمد صالح صاحب تھے۔ (دینی تقریر کا ترجمہ سندھی میں کیا جاتا تھا) فریق مخالف کی طرف سے مولوی محمد عبداللہ معمار امرتسری مناظر اور مترجم مولوی عبدالحق نصرپوری (سندھی) تھے۔

مولوی عبدالقادر صاحب نے پہلی ہی دفعہ ۹ دلائل قرآن کریم سے وفات مسیح پر پیش کئے جوابی تقریر میں مولوی عبداللہ صاحب نے صرف ایک قرآنی آیت یا عیسیٰ انی متوفیک کو حیات مسیح کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ لیکن ان کا استدلال اس قدر بودا اور دور از قیاس تھا کہ جو غیر احمدی معززین ان کے سٹیج کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ ہنس رہے تھے۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے قرآن پاک۔ احادیث اور اقوال بزرگان سلف کو اپنے دعوے کی تائید میں پیش کیا اور نہایت عالمانہ استدلال کیا۔ اور فریق مخالف کی بدتہذیبی کے جواب میں فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کروں گا۔ اور آپ کی بدتہذیبی کا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ اس کا نتیجہ خاص اثر ہوا۔ آخری تقریر میں مولوی صاحب نے اپنے پاس بیان کردہ دلائل کو پھر دوہرایا اور جواب کیلئے چیلنج کیا۔ لیکن فریق مخالف کا جواب دیکھئے مولوی عبدالقادر صاحب نے جلالین کا حوالہ دیا کہ ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے۔ فریق مخالف نے کہا کہ یہ افترا ہے۔ جلالین میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ اور اگر ثابت کرو۔ تو پچاس روپے انعام لو۔ حوالہ اسیوقت نکال کر سامنے رکھ دیا گیا۔ لیکن انہوں نے انعام دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فریق مخالف کو جلالین ہاتھ میں لیکر دکھایا گیا۔ کہ دیکھو جواب جلالین چھپی ہے۔ جو فریق مخالف کے پاس ہے۔ اس سے یہ عبارت خارج کر دی گئی ہے۔

غرضیکہ مناظرہ نہایت کامیاب رہا اور پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اسی مناظرہ میں شیعوں نے شور مچا دیا کہ ہم بھی سنیوں سے مناظرہ کریں گے۔ اور باوجود چیلنج دینے کے ان کے صدر نے اٹھکر شیعوں سے معافی مانگی۔ اور کہا آپ ایسا نہ کریں۔ انہوں نے اگرچہ وہابیوں کو بھی مناظرہ کا چیلنج دے رکھا تھا۔ لیکن مناظر عبداللہ معمار خود وہابی تھا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ کچھ علمارات کو آپس میں جھگڑ کر واپس چلے گئے ہیں ان میں عبدالحق نصرپوری بھی شامل تھے۔ جو پہلے دن مترجم تھے۔ دوسرے دن دوسرا مناظرہ صداقت حضرت مسیح موعود پر شام کے چار بجے شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی محمد نذیر صاحب فاضل مبلغ سندھ اور مولوی محمد صالح صاحب سابق مبلغ سندھ مترجم اور مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صدر تھے۔ فریق مخالف کی طرف سے مناظر مولوی محمد عبداللہ صاحب معمار مترجم مولوی مبارک سندھی تھے۔ پہلی تقریر میں ہمارے فاضل مبلغ نے قرآن کریم کی گیارہ آیات صداقت مسیح موعود کے متعلق پیش فرمائیں۔ فریق مخالف نے صرف ایک آیت فقد لبثت فیکم عمرا کے متعلق کچھ کہہ کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نہایت گستاخانہ تقریر کی۔ مولوی صاحب نے پبلک کو مخاطب کرکے زوردار الفاظ میں فرمایا کہ اگر ان کے پاس صداقت ہے۔ تو میرے پیش کردہ دلائل کی جو میں نے قرآن پاک سے دیتے ہیں۔ کی تردید کریں۔ بہرحال مناظرہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ اختتام مناظرہ پر شیعہ معززین ہمارے سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ آپ کے صبر پر آفرین ہے۔ [illegible]

خاکسار سید بشیر احمد از کوٹڑی

ایک نہایت باموقع زمین

ایک قطعہ زمین رقبہ یک کنال محلہ دارالرحمت میں برلب سڑک کلاں نزد نصرت گرلز ہائی سکول قابل فروخت ہے۔ موقع بہت اعلیٰ ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ یہ قطعہ ایک بیوہ کی ملکیت ہے۔ جو ایک ضرورت کی وجہ سے اسے فروخت کرنا چاہتی ہیں۔

مرزا بشیر احمد

احباب جماعت کے لئے ایک نہایت ضروری

اعلان

ہمیں اپنے سیلزمین سے جو حال ہی میں باہر سے دورہ کرکے واپس آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض جگہ دوستوں کو یہ غلط فہمی ہے۔ کہ سٹار ہوزری ورکس قادیان کا کاروبار بند ہو گیا ہے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کمپنی باقاعدہ اپنا کام کر رہی ہے۔ اور روزانہ مال تیار ہو کر فروخت ہو رہا ہے۔ کارخانہ اس وقت ہر قسم کی جراب اور بنیان تیار کرتا ہے۔ جو باہر بہت پسند کی جاتی ہیں۔ اور باہر کے ہندو اور غیر احمدی تاجروں کی بھی یہ رائے ہے۔ کہ ہماری جراب باقی تمام دیسی جرابوں سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہروں کے دکانداروں سے سٹار ہوزری کی "اونٹ مارکہ" جراب اور بنیان طلب کیا کریں۔ اور لوگوں پر مال کی خوبی ظاہر کرکے ان کو خریدار بنائیں۔ اس سلسلہ میں سٹار ہوزری کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا اعلان کے عنوان سے جو اعلان شائع ہو چکا ہے۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

"سٹار ہوزری کی جرابوں کے متعلق ایک اعلان کے ذریعہ میں نے جماعت کے احباب کو آزاد کیا تھا۔ کہ وہ دوسری جرابیں بھی خرید سکتے ہیں۔ میرا یہ اعلان صرف اونی جرابوں کے متعلق ہے۔ سوتی جرابوں کے متعلق نہیں۔

کیونکہ سوتی جرابوں کے متعلق میرا یہ تجربہ ہے۔ کہ وہ دوسری ہوزریوں کی جرابوں سے زیادہ اعلیٰ اور دیرپا ہوتی ہیں۔ اور کم از کم ان میں کوئی خاص نقص معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے دوست سوتی جرابیں سٹار ہوزری کی ہی خریدا کریں۔ البتہ سٹار ہوزری کی اونی جرابوں کے خریدنے کے وہ پابند نہیں۔ جو چاہے خریدے اور جو چاہے نہ خریدے اور یہ اعلان اسوقت کے لئے ہے۔ کہ کارخانہ اپنے نقص کی اصلاح کرے۔"

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) ۱۲-۳۷-۱۲

اس اعلان کے بعد دوستوں پر یہ فرض قائم رہتا ہے۔ کہ وہ سوتی جرابیں صرف سٹار ہوزری کی ہی خریدا کریں۔ کیونکہ جرابیں دوسری ہوزریوں سے اعلیٰ اور دیرپا ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین کا بھی ارشاد ہے۔ کہ دوست سوتی جرابیں سٹار ہوزری کی ہی خریدا کریں۔

نیز ان احباب کی خدمت میں جو کمپنی ہذا کے حصہ دار ہیں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے حصص کی بقایا رقم (جن کے متعلق ان کی خدمت میں چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں) جلد ادا فرما کر مشکور فرماویں۔ کیونکہ کمپنی کو اپنا کام وسیع کرنے کے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

اکبر علی چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنوں ۳ اگست۔ کل رات ۱۰۰ ڈاکوؤں نے بنوں سے تین میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ دھرم خیل پر حملہ کر دیا۔ ہندوؤں کی دکانوں کو لوٹ لیا۔ وزیری گارڈوں نے ڈاکوؤں پر گولیاں چلائیں۔ مگر کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ ڈاکو تین بچوں کو بھی ساتھ اٹھا کر لے گئے۔ لیکن مالی نقصان صرف ۲ ہزار کا ہوا۔ گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک اعلان مظہر ہے کہ بنوں کے نزدیک قبائلی علاقہ میں ڈاکوؤں کے گروہ ابھی تک موجود ہیں۔ جس سے ضلع کا امن خطرے میں پڑا ہوا ہے اس لئے ان کو منتشر کرنے کے لئے سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔

ٹوکیو ۳ اگست۔ آج گیارہ سوویٹ ہوائی جہازوں نے سیبول پر حملہ کیا دیگر اکیس ہوائی جہازوں نے مانچوکو کے علاقہ چنسوچو پر حملہ کیا۔ کوریا آرمی ہیڈ کوارٹرز نے اعلان کیا ہے کہ آج سوویٹ توپ خانہ اور ہوائی جہازوں نے شہر کیکو پر بم برسائے۔ اس سے جاپان میں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔ بجلی کی روشنی کا انتظام ایئر ڈیفینس ہیڈ کوارٹرز نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ جاپان میں رات کے وقت کسی کو بجلی جلانے کی اجازت نہیں۔

لاہور ۳ اگست حویلی پروجیکٹ کے لئے حکومت پنجاب نے کروڑ روپیہ قرضہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے لئے صبح دس بجے درخواستیں لینی شروع کی گئیں۔ اور بارہ بجے رقم مطلوبہ چونکہ پوری ہو گئی۔ اس لئے درخواستیں لی جانی بند کر دی گئیں۔

رنگون ۳ اگست موضع تھارادری میں ہندوستانیوں پر دھڑا دھڑ حملے ہو رہے ہیں۔ اور ان کو کھلم کھلا لوٹا جا رہا ہے۔ ایک مسجد کو بھی جلا دیا گیا اٹھارہ ہندوستانی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ رنگون کے ایک با اثر برمی اخبار کی اشاعت حکومت نے بند کر دی ہے۔ کیونکہ اس میں فساد انگیز مضامین شائع ہو رہے تھے۔

لکھنؤ ۳ اگست۔ یوپی اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیر اعظم نے کہا کہ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کا کام وہی ہے جو متعلقہ وزراء ان کے سپرد کر دیں۔ ہاں جب ضرورت ہو تو ان کو ایگزیکٹو اختیارات بھی استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ ہاؤس کا یہ حق تو ہے کہ دیکھے صوبہ کا نظم و نسق اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ مگر یہ حق نہیں کہ تفاصیل میں جائے۔

جبل پور ۳ اگست۔ کانگرس نگر کی تعمیر کے لئے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں کانگرس نگر تک سڑک کی تعمیر کے لئے سی پی گورنمنٹ نے پندرہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے اور پانی کے لئے کنوئیں کھدوانے کی غرض سے تین ہزار اور مہاراجہ ریوا نے پینتالیس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اڑھائی سو ٹن سیمنٹ بھی مفت ملنے کا وعدہ ہوا ہے۔

پونا ۳ اگست ڈاکٹر کھارے آج یہاں آئے ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا۔ جمہوری اصول کے مطابق کیا۔ اور اقتدار پرست نہیں ہوں۔ میں کانگرس کے اندر رہتے ہوئے اس اصول کے لئے لڑوں گا۔

یروشلم ۳ اگست فلسطین رائل کمیشن کے چار ارکان تین ماہ تک تحقیقات کرنے کے بعد آج واپس لندن روانہ ہو گئے

لائل پور ۲ اگست تلک ڈے کے سلسلہ میں آج کانگرس کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں بعض ہندوؤں کی طرف سے گڑبڑ ہوئی۔ بہت شور و شر اور ہنگامہ بپا کیا گیا۔ پرتاپ کا بیان ہے کہ غیر زراعت پیشہ کانفرنس کے موقعہ پر کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے ارکان نے کانفرنس مردہ باد اور سر نارنگ مردہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ اور یہ گڑبڑ اس کا جواب ہے۔

کراچی ۲ اگست۔ آج شام سر ظفر اللہ خان بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ سر عبداللہ ہارون۔ مسٹر حاتم علوی میئر کراچی۔ میاں محمد شعبان ایم ایل اے کسٹم کلکٹر اور بعض دوسرے معززین نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے کہا کہ اگر میں مزید پندرہ روز انگلستان میں رہتا۔ تو دونوں ملکوں کے مابین تجارتی معاہدہ کا فیصلہ کر کے آتا۔ آپ نے کہا کہ اب نہ میں انگلستان جاؤں گا۔ اور نہ کوئی برطانوی وفد یہاں آئے گا۔ خط و کتابت سے ہی فیصلہ ہوگا۔ ۸ اگست کو مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہے اس لئے آپ کو جلد واپس آنا پڑا۔ کراچی پہنچتے ہی آپ شملہ کو روانہ ہو گئے۔

لاہور ۳ اگست صوبہ پنجاب میں دیسی طریق علاج کو فروغ دینے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے جس کے صدر انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز ہیں۔ ممبروں کی تعداد آٹھ ہے کمیٹی بہت جلد اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے رکھے گی

دہلی ۳ اگست۔ ایک مندر کی مسماری اور ہندوؤں کے ہجوم پر لاٹھی چارج کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے آج آزاد پارک میں ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جب میونسپلٹی کا اجلاس ہو۔ تو مظاہرہ کیا جائے۔ آئندہ شورش کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے ایک کونسل آف ایکشن بنائی گئی۔ پولیس کا بیان ہے کہ ہجوم نے اس پر پتھر پھینکے تھے

امرتسر ۳ اگست۔ کسانوں کی طرف سے جتھہ بازی بدستور جاری ہے۔ آج اس کا پندرھواں روز ہے۔ آج بھی ۲۵ کسانوں کا ایک جتھہ سول نافرمانی کے لئے نکلا۔ جسے گرفتار کر لیا گیا۔

لاہور ۳ اگست۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب ۵ اگست کو لاہور پہنچیں گے اور ۸ کو کسانوں کی شورش کے سلسلہ میں امرتسر جائیں گے۔ جہاں دو تین روز ٹھہریں گے۔

برلن ۳ اگست۔ سپریم وار کونسل نے حکم دیا ہے کہ جب ہٹلر بحیثیت کمانڈر انچیف تقریر کرے۔ تو مسلح سپاہی فوجی طریقہ کے مطابق خاموش رہیں۔ اور تالیاں نہ بجایا کریں۔

برلن ۲ اگست۔ جرمن نے فرانسیسی سرحد پر قلعہ بندی شروع کر دی ہے۔ اور تین خوفناک جنگی خطوط قائم کئے ہیں جن میں مشین گنوں اور طیارہ شکن توپوں کا جال بچھا دیا ہے۔ بڑی بڑی توپیں سائنٹفک چبوتروں پر قائم کی گئی ہیں۔ جن کی مدد سے انہیں چند منٹ کے اندر اندر دوسری جگہ پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔

انگورہ ۳ اگست۔ حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام بیرونی قرضے اجناس کی صورت میں ادا کئے جائیں اس کے پاس اس قدر ملکی پیداوار جمع ہو گئی ہے۔ کہ وہ تمام قرضہ جات ادا کرنے کے باوجود بچ جائے گی۔

شملہ ۳ اگست۔ ڈربن سٹی کونسل نے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔